سید منظور الحسن

مصوری کی حرمت کے استدلال کا جائزہ

مصوری کے حوالے سے ہمارے فقہا کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ جان دار مخلوقات کی تصاویر حرام اور بے جان مخلوقات کی جائز ہیں۔ اس نقطۂ نظر کی اساس وہ روایتیں ہیں جن میں اللہ کی مخلوق جیسی مخلوق بنانے کی مذمت کی گئی ہے اور ایسی چیزوں کی تصویر بنانے سے منع کیا گیا ہے جن میں روح پائی جاتی ہے۔ اس ضمن میں فقہ کی کتابوں سے چند نمایندہ اقتباسات حسب ذیل ہیں:

> قال أصحابنا و غيرهم: تصوير صورة الحيوان حرام أشد التحريم و هو من الكبائر وسواء صنعه لما يمتهن أو لغيره فحرام بكل حال لأن فيه مضاهاة لخلق الله وسواء كان في ثوب أو بساط أو دينار أو درهم أو فلس أو إناء أو حائط و أما ما ليس فيه صورة حيوان كالشجر و نحوه، فليس بحرام و سواء كان في هذا كله ما له ظل و ما لا ظل له و بمعناه. قال جماعة العلماء مالك و الثوري و أبو حنيفة و غيرهم و قال القاضي: إلا ما ورد في لعب البنات و كان مالك يكره شراء ذلك.
>
> (عمدۃ القاری ۲۲/ ۷۰)
>
> ’’ہمارے اصحاب (فقہاے احناف) اور ان کے علاوہ دوسرے فقہا کہتے ہیں کہ جان دار کی تصویر بالکل حرام ہے۔ اسے بنانا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ یہ حرمت ہر صورت میں ہے، خواہ تصویر اہانت کے مقام پر رکھنے کے لیے بنائی گئی ہو یا عظمت کے مقام پر رکھنے کے لیے، کیونکہ اس میں خدا کی تخلیق کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ یہ تصویر خواہ کسی کپڑے، بچھونے، دینار، درہم، پیسے، برتن یا دیوار پر بنی ہو، حرمت میں سب برابر ہیں۔ البتہ اگر اس تصویر

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

میں کسی جان دار کی شکل نہ ہوتو پھر یہ حرام نہیں ہے۔(جو تصاویر حرام ہیں، ان میں) حرمت کا معاملہ یکساں ہوگا، خواہ وہ مجسمہ ہوں جس کا سایہ ہوسکتا ہے یا ایسی تصاویر ہوں جن کا سایہ ہو ہی نہیں سکتا۔ تصویر کے معاملے میں یہی راے علما کی اس جماعت کی بھی ہے جس میں امام مالک، سفیان ثوری، امام ابوحنیفہ اور دوسرے علما شامل ہیں۔ البتہ قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لڑکیوں کی گڑیاں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ جب کہ امام مالک رحمہ اللہ ان کی خرید وفروخت کو بھی مکروہ سمجھتے تھے۔''

وقالوا: كره عليه السلام ما كان سترًا ولم يكره ما يداس عليه ويوطأ بهذا، قال سعد بن أبي وقاص وسالم وعروة وابن سيرين وعطاء وعكرمة: قال عكرمة: يوطأ من الصورة هوذل لها وهذا أوسط المذاهب وبه قال مالك والثورى وأبو حنيفة والشافعي.

(عمدۃ القاری ۱۰/ ۳۱۳)

''حضرات صحابہ وتابعین نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تصاویر کو ناپسند کیا ہے جو پردہ کی صورت میں (معلق اور کھڑی) ہوں اور ان تصاویر کو ناپسند نہیں کیا جو پامال ہوں اور ان پر بیٹھا یا لیٹا جائے۔ یہی قول حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت سالم بن عبد اللہ اور عروہ اور ابن سیرین کا اور حضرت عطاء اور عکرمہ کا ہے۔ عکرمہ نے فرمایا کہ جو تصاویر پاؤں میں روندی جائیں، یہ ان کی ذلت ہے۔ یہ راے سب سے بہتر اور معتدل ہے۔ یہی مذہب امام مالک، سفیان ثوری اور ابوحنیفہ وشافعی کا ہے۔''

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

قال أصحابنا وغيرهم من العلماء: تصوير صورة الحيوان حرام شديد التحريم وهو من الكبائر لأنه متوعد عليه بهذا الوعيد الشديد المذكور في الأحاديث وسواء صنعه بما يمتهن أو بغيره فصنعته حرام بكل حال لأن فيه مضاهاة بخلق اللّٰه تعالى وسواء ما كان في ثوب أو بساط أو درهم أو دينار أو فلس أو إناء أو حائط أو غيرها وأما تصوير صورة الشجر ورحال الإبل وغيره ذلك مما ليس فيه صورة حيوان فليس بحرام هذا حكم نفس التصوير وأما اتخاذ المصور فيه صورة حيوان فإن كان معلقًا على حائط أو ثوبًا ملبوسًا أو عمامة ونحو ذلك مما لا يعد ممتهنا فهو حرام وإن كان في بساط يداس ومخدة ووسادة نحوها مما يمتهن فليس بحرام ولا فرق في هذا كله بين ماله ظل و ما لا ظل له، هذا تلخيص مذهبنا في المسئلة وبمعناه قال جماهير العلماء من الصحابة والتابعين ومن بعدهم وهو مذهب الثوري ومالك وأبي حنيفة وغيرهم.

(نووی مع مسلم ۲/ ۱۹۹)

''ہمارے (مسلک شافعی کے) فقہا اور ان کے علاوہ دوسرے علما فرماتے ہیں کہ جان دار کی تصویر بالکل حرام ہے اور یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے، کیونکہ اس پر وہ وعید شدید وارد ہوئی ہے جو احادیث میں آئی ہے۔ یہ حرمت ہر صورت میں ہے، خواہ تصویر توہین کے مقام پر رکھنے کے لیے بنائی گئی ہو یا شرف کے مقام پر رکھنے کے لیے، کیونکہ اس میں خدا کی تخلیق کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ یہ تصویر خواہ کسی کپڑے، بچھونے، درہم، دینار، پیسے، برتن، دیوار یا کسی اور چیز پر بنی ہو، حرمت میں سب برابر ہیں اور جہاں تک درخت کی یا پالان کی یا ایسی ہی دوسری اشیا کی تصاویر کا تعلق ہے، جن میں روح نہیں ہوتی، تو وہ تصاویر حرام نہیں ہیں۔ یہ حکم تو تصویر بنانے کے بارے میں ہے۔ جہاں تک اس چیز کے استعمال کا تعلق ہے، جس پر کسی جان دار کی تصویر بنی ہو، وہ شے اگر دیوار پر معلق ہے یا وہ پہنا ہوا لباس ہے یا عمامہ ہے یا اس کی مثل کوئی اور ایسی چیز ہے، جو عموماً ذلیل وحقیر نہیں سمجھی جاتی، تو اس چیز کا استعمال حرام ہے۔ اور اگر جان دار کی یہ تصویر کسی بچھونے پر ہے جسے روندا جاتا ہے یا گدے اور تکیے پر یا اس کی مثل کسی ایسی چیز پر ہو جو عموماً پامال ہوتی ہے، تو اس چیز کا استعمال حرام نہیں اور ان سب تصاویر میں اس پہلو سے کوئی فرق نہیں کہ وہ مجسم ہوں جن کا سایہ پڑتا ہے یا وہ محض رنگ ونقش ہوں، جن کا سایہ نہیں ہوتا۔ تصویر کے معاملے میں یہ ہمارے مذہب کا خلاصہ ہے۔ اسی کی مثل صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین رحمہم اللہ اور مابعد کے اکثر علما کی راے ہے۔ امام ثوری، امام مالک، امام ابوحنیفہ اور ان کے علاوہ دوسرے علما کا مذہب بھی یہی ہے۔''

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

فقہا کے درج بالا نقطہ ہاے نظر کا خلاصہ نکات کی صورت میں حسب ذیل ہے:

- جان دار مخلوقات، مثلاً انسان یا حیوان کی تصویر حرام ہے اور اسے بنانا گناہ کبیرہ ہے۔
- یہ حرمت ہر صورت میں ہے، خواہ تصویر مجسم ہو یا کسی چیز پر نقش ہو۔
- یہ حرمت ہر حال میں ہے، خواہ تصویر محل عظمت میں ہو یا محل اہانت میں۔
- بے جان اشیا، مثلاً درخت یا پہاڑ کی تصویر جائز ہے اور اسے بنانے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

بعض فقہا کے نزدیک جان دار تصویروں کی حرمت سے دو طرح کی تصویریں مستثنیٰ ہیں:

ایک وہ جو محل اہانت میں پامال ہوں۔

دوسری وہ جو کھلونوں اور گڑیوں کی صورت میں بچوں کے کھیلنے کے لیے استعمال ہوں۔

جان دار کی تصویروں کی حرمت کے حوالے سے فقہا کے استدلال کا زیادہ تر انحصار ان روایتوں پر ہے جن میں یہ باتیں بیان ہوئی ہیں[1]:

---

[1] یہ روایتیں ''احادیث اور مصوری کی شناعت'' کے تحت زیر بحث آ چکی ہیں، یہاں ان کا بیان محض علما کے استدلال کی تنقیح کے حوالے

۱۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو میرے مخلوقات بنانے کی طرح مخلوق بنانے نکل کھڑا ہو۔

۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں، ان سے کہا جائے گا کہ انھیں زندہ کر کے دکھاؤ۔

۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے تصویر بنائی، اس کو عذاب دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اس میں روح پھونکو۔ چنانچہ ایک مصور کے استفسار پر حضرت ابن عباس نے اس فرمان نبی کی روشنی میں اس کو نصیحت کی کہ اگر تجھے تصویر بنانی ہی ہے تو درخت کی بنا لے، ایسی چیز کی تصویر نہ بنا جس میں روح ہوتی ہے۔

ان روایتوں کی بنا پر یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ جان دار کی تصویر حرام ہے۔ ہمارے نزدیک ان روایتوں سے یہ نتیجہ اخذ کرنا درست نہیں ہے۔ روایتوں کا پس منظر اور ان کے متون یہ نتیجہ اخذ کرنے میں مانع ہیں۔ جہاں تک پس منظر کا تعلق ہے تو اس کے حوالے سے مختلف تفصیلات ہم نے ''احادیث اور مصوری کی شناعت'' کے زیرعنوان گذشتہ بحث میں نقل کر دی ہیں۔ ان کے تناظر میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ چونکہ عرب مصور بتوں اور ان کی تصویروں کو بے روح قالب کے طور پر نہیں، بلکہ زندہ وجود کے طور پر بناتے اور ان میں روحوں کے حلول کے قائل تھے، اس لیے انھیں بطور تنبیہ یہ کہا گیا کہ جن جمادات کو تم زندہ اور حامل روح خیال کرتے ہو، قیامت میں تمھیں سزا کے طور پر ان کو زندہ کر کے دکھانے اور ان کے جسد میں روح پھونکنے کا حکم دیا جائے گا۔[۲]

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

یہاں ہم مختصر طور پر یہ بیان کریں گے کہ مذکورہ روایتوں کے متون کس طرح یہ نتیجہ اخذ کرنے میں مانع ہیں کہ جان دار کی تصویر حرام ہے۔

ایک روایت یہ ہے:

سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول: "قال اللّٰہ عزوجل: ومن أظلم ممن ذهب یخلق خلقًا کخلقي. فلیخلقوا ذرة أو لیخلقوا حبة أو لیخلقوا شعیرة". (مسلم، رقم ۲۱۱۱)

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس شخص سے بڑا ظالم کون ہو گا، جو میرے مخلوق بنانے کی طرح مخلوق بنانے نکل کھڑا ہوا۔ (ایسی جسارت کرنے والوں کو چاہیے کہ) وہ ایک ذرہ تو تخلیق کر کے دکھائیں یا گندم یا جو کا

سے ہے۔

۲ اس نقطۂ نظر پر بحث ''احادیث اور مصوری کی شناعت'' کے زیرعنوان تمہید اور ابتدائی روایتوں کے تحت کی گئی ہے۔

ایک دانہ ہی تخلیق کر کے دکھا دیں۔‘‘

ہمارے نزدیک اس روایت سے حسب ذیل پہلوؤں کی وجہ سے جان دار کی تصویر کی حرمت کا مفہوم اخذ نہیں کیا جا سکتا:

اولاً، اللہ کی مخلوق جیسی مخلوق بنانے کے الفاظ کا مصداق تصویر کو ہرگز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کسی انسان کے مجسمے، شبیہ یا تصویر کو انسان کا عکس یا نقش تو کہا جا سکتا ہے، مگر اس کے مانند مخلوق نہیں کہا جا سکتا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ انسان جیسی مخلوق بنانے سے مراد یہ ہے کہ ایک ایسا وجود بنایا جائے جو گوشت پوست سے بنا ہو، متحرک ہو، کھاتا پیتا، جیتا جاگتا، سنتا بولتا ہو اور ارادہ و اختیار کا مالک ہو۔ یہ خصائص چونکہ ادنیٰ درجے میں بھی کسی تصویر یا مجسمے میں نہیں ہوتے، اس لیے اسے کسی طرح بھی اللہ کی مخلوق جیسی مخلوق بنانے سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ ’یخلق خلقًا کخلق‘ کے الفاظ سے جان دار کی تصویر مراد لینا تو دور کی بات ہے، تصویر مراد لینا بھی مشکل ہے۔

ثانیاً، بر سبیل تنزل اگر ان الفاظ سے تصویر کا مفہوم مراد لے بھی لیا جائے، تب بھی جان دار کی تخصیص تو کسی حال میں نہیں ہو سکتی۔ اس کی وجہ یہ بدیہی حقیقت ہے کہ لفظ ’مخلوق‘ کا اطلاق جس طرح جان دار اشیا پر ہوتا ہے، اسی طرح بے جان اشیا پر بھی ہوتا ہے۔ انسان اور حیوان کو بھی اللہ نے تخلیق کیا ہے اور شجر و حجر بھی اللہ کی مخلوق ہیں۔ یعنی جمادات اور نباتات میں سے کسی چیز کو اللہ کی مخلوق کے زمرے سے خارج نہیں کیا جا سکتا۔

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

مزید برآں ’یخلق خلقًا کخلق‘ کے دائرے سے جمادات، یعنی بے جان چیزوں کو خارج کرنے میں اسی روایت کے یہ الفاظ حارج ہیں: ’فلیخلقوا ذرة أو لیخلقوا حبة أو لیخلقوا شعیرة‘ ’’وہ ایک ذرہ تو تخلیق کر کے دکھائیں یا ایک دانہ یا ایک جو ہی تخلیق کر کے دکھا دیں‘۔ یہاں ذرے، دانے اور جو کا ذکر اللہ کی تخلیق کے طور پر آیا ہے اور یہ چیلنج کیا گیا ہے کہ اگر تخلیق کرنے کا دعویٰ رکھتے ہو تو اللہ کی ان نہایت چھوٹی مخلوقات کو تو بنا کر دکھاؤ۔ یعنی اگر تم ’یخلق خلقًا کخلقي‘ کے مصداق انسانوں اور حیوانوں جیسی میری عظیم الشان مخلوقات بنانے کے دعوے دار ہو تو میری ہی بنائی ہوئی چند چھوٹی مخلوقات، مثلاً مٹی کا ذرہ اور اناج کا دانہ ہی بنا کر دکھاؤ۔ گویا ذرہ، دانہ اور جو بنانا ’یخلق خلقًا کخلقي‘ کا عین مصداق ہے۔ یہ تینوں اشیا، ظاہر ہے کہ بے روح ہیں اور من جملۂ حیوانات نہیں ہیں۔ چنانچہ یہ بات بلاخوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ روایت کے اپنے الفاظ جان دار کی تخصیص کرنے میں مانع ہیں، بلکہ اگر کوئی شخص اس روایت سے تخصیص کا حکم نکالنا بھی چاہے تو اسے جان دار کی نہیں، بلکہ ان تین مثالوں کی بنا پر بے جان کی تخصیص کرنی ہوگی۔

دو مزید روایتیں یہ ہیں:

عن عائشة... فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إن أصحاب هذه الصور يعذبون ويقال لهم أحيوا ما خلقتم". (مسلم، رقم ۲۱۰۷)

''سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان تصاویر والوں کو عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے تخلیق کیا ہے، اسے زندہ کرو۔''

عن سعيد بن أبي الحسن قال: كنت عند ابن عباس رضي الله عنهما أتاه رجل فقال: يا أبا عباس، إني إنسان إنما معيشتي من صنعة يدي وإني أصنع هذه التصاوير، فقال ابن عباس: لا أحدثك إلا ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول، سمعته يقول: "من صور صورة فإن الله معذبه حتى ينفخ فيها الروح وليس بنافخ فيها أبدًا" فربا الرجل ربوة شديدة وأصفر وجهه، فقال: ويحك إن أبيت إلا أن تصنع فعليك بهذا الشجر كل شيء ليس فيه روح. (بخاری، رقم ۲۲۲۵)

''سعید بن ابی الحسن بیان کرتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس نے کہا: اے ابن عباس، میں ایک ایسا آدمی ہوں جسے بس اپنے ہاتھ کے ہنر ہی سے روزی کمانی ہے۔ اور میں یہ تصاویر بناتا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس ضمن میں تم سے وہی بات بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے کوئی تصویر بنائی، اللہ اس کو لازماً عذاب دے گا، یہاں تک کہ اس سے کہا جائے گا کہ اس تصویر میں روح پھونکو، لیکن وہ اس میں کبھی روح نہ پھونک سکے گا۔ وہ شخص یہ سن کر ششدر رہ گیا اور اس کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (یہ دیکھ کر) کہا: تیرا ناس ہو، اگر تجھے ضرور تصویر بنانی ہے تو تو اس درخت کی بنا لے، تصویر بس اسی چیز کی بنایا کر جس میں روح نہیں ہوتی۔''

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ہمارے نزدیک ان روایتوں سے بھی جان دار کی تصویر کی حرمت کا مفہوم اخذ نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے وجوہ حسب ذیل ہیں:

اولاً، اگر ان روایتوں کے الفاظ پر غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان میں جان دار یا بے جان کا مسئلہ

سرے سے زیر بحث ہی نہیں ہے۔ اس کے بجائے یہاں حامل روح ہونے یا نہ ہونے، یعنی زندہ ہونے یا نہ ہونے کی بات ہو رہی ہے۔ 'يقال لهم أحيوا ما خلقتم' ''ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے، اسے زندہ کرو''، 'حتى ينفخ فيها الروح و ليس بنافخ فيها أبدًا' ''حتیٰ کہ اس سے کہا جائے گا کہ اس تصویر میں روح پھونکو، لیکن وہ اس میں کبھی روح نہ پھونک سکے گا'' کے جملے اسی حقیقت کو واضح کر رہے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ بے روح جمادات کو مورتوں میں تشکیل دے کر ان میں فرشتوں، جنوں اور انسانوں کی روحیں ڈالنے کے زعم میں مبتلا ہیں، قیامت میں اللہ انھیں چیلنج کرے گا کہ ان میں فی الواقع روحیں ڈال کر دکھاؤ۔ گویا کہ اللہ فرمائے گا کہ میں نے مخلوقات کے اجسام بنائے، پھر ان میں روح پھونکی، پھر ان پر موت طاری کی اور ان کی روح قبض کی اور اب روز قیامت ان کے مردہ اجسام کو دوبارہ کھڑا کر کے ان میں از سر نو روح ڈالی ہے اور انھیں ایک مرتبہ پھر مردہ سے زندہ میں تبدیل کر دیا ہے۔ تم بھی دنیا میں اس امر کا دعویٰ کرتے رہے ہو، اب یہ لکڑی، مٹی، پتھر اور سونے چاندی کی مورتیں تمھارے سامنے مردہ پڑی ہیں۔ اگر تمھارے دعوے میں حقیقت ہے تو ان میں روح پھونکو اور انھیں زندہ کر کے دکھاؤ۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

بخاری کی روایت میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے الفاظ بھی اسی بات کی تصدیق کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا ہے: 'إلا أن تصنع فعليك بهذا الشجر كل شيء ليس فيه روح' ''اگر تجھے ضرور تصویر بنانی ہے تو تو اس درخت کی بنا لے، تصویر بس اسی چیز کی بنایا کر جس میں روح نہیں ہوتی۔'' یعنی انھوں نے مصور کو سمجھایا ہے کہ جمادات میں سے جن اشیا کے ساتھ روح کا تصور وابستہ ہے، ان کی تصویریں نہ بنایا کر۔ جملے کے دروبست اور انتخاب الفاظ کی بنا پر قرین قیاس یہی ہے کہ سیدنا ابن عباس کے پیش نظر یہاں جان داروں، یعنی حیوانات کا تذکرہ پیش نظر ہی نہیں ہے۔ اگر سیدنا ابن عباس کے پیش نظر یہی بات ہوتی تو وہ 'إلا أن تصنع فعليك بهذا الشجر كل شيء ليس فيه روح' کے بجائے 'إلا أن تصنع فعليك بهذا الشجر كل شيء ليس بحيوان' کے الفاظ استعمال کرتے۔ عربی زبان میں بالعموم جان دار کے لیے حیوان اور بے جان کے لیے غیر حیوان یا جماد کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ فقہا کے درج بالا اقتباسات میں بھی جان دار اور بے جان کے مفہوم کو ادا کرنے کے لیے حیوان اور غیر حیوان کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ مزید برآں حیوان، یعنی جان دار کا تصور اگر ذہن میں ہو تو اس کے لیے لفظ 'شيء' بالعموم استعمال نہیں ہوتا۔ درخت کی مثال بھی اسی بات کی طرف اشارہ کر رہی ہے، یعنی انھوں نے کہا کہ اس درخت کی یا جمادات و نباتات میں سے ایسی چیز کی تصویر تو بنا لیا کرو جس میں روح متصور نہیں ہوتی، مگر ایسے

جمادات کی تصویر نہ بنایا کرو جس میں روح متصور ہوتی ہے، جیسا کہ لات، منات اور عزیٰ کی پتھروں سے بنی ہوئی مورتیاں ہیں۔

ثانیاً، بخاری کی روایت کے وہ الفاظ جن پر مصور اور سیدنا ابن عباس کا پورا مکالمہ مبنی ہے، وہ یہ ہیں: 'إني أصنع هذه التصاوير' ''میں یہ تصاویر بناتا ہوں''۔ یہاں 'هذه' کا اسم اشارہ جن سامنے پڑی ہوئی تصاویر کی طرف ہے، انھی کے حوالے سے سیدنا ابن عباس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کیا ہے اور انھی کے بنانے سے مصور کو منع کیا ہے۔ گویا اگر یہ متعین ہو جائے کہ وہ سامنے پڑی ہوئی تصاویر کون سی ہیں جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے تو روایت کے مدعا کو سمجھنے میں آسانی ہو سکتی ہے۔ ہمارے نزدیک ان الفاظ کو اگر روایت کے آخری الفاظ 'إلا أن تصنع فعليك بهذا الشجر كل شيء ليس فيه روح' ''اگر تجھے ضرور تصویر بنانی ہے تو اس درخت کی بنا لے، ہر اس چیز کی تصویر بنا لے جس میں روح نہیں ہوتی'' کی روشنی میں سمجھا جائے تو یہ بات بہت حد تک متعین ہو جاتی ہے کہ 'هذه التصاوير' سے مراد وہ تصویریں ہیں جو 'ليس فيه روح' کے متضاد الفاظ 'كل شيء فيه روح' کا مصداق ہیں، یعنی وہ تصویریں مراد ہیں جن میں روح ہوتی ہے۔ مشرکین عرب کے نزدیک روح کی حامل تصاویر وہی تھیں جو لات، منات، عزیٰ اور دوسرے ناموں سے موسوم تھیں اور جن کے اندر روحیں تصور کی جاتی تھیں۔

---

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com